ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب

الحمد للہ والمنت کہ جواب باصواب مسیح الدجال مسمیٰ بہ

رسالہ مسیح الدجال

تصنیفات جناب مولانا مولوی عبید اللہ [illegible] صاحب دام ظلہم سکارودی

مطبع یوسفی [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ن کو وہی حوصلہ اور نہیں بہر حال کر تو غیرت عطا
تا اعانت کریں بھلائی میں مصروف ہمت کر
سعت کریں آلہی وہ اسحاب رعیت کرینا
انکا کر بادبان اور نہیں اپنی کاسہ کا کرنا پار
ہمت کریں تو اکلیم میں بدعت کو
نہیں کرو ونکو منا اور نہیں اچھی کاموں نہیں
ودولت اور مستعد کر
نہیں کرامور اور نہیں نیکیاں موں

ہیں جو دنیا کی نعمت حصول
کریں وہ تدابیر دارین کی
اگر وہ ذرا بھی کریں انتظام
کہ باتیں جب کریں رہ مشتو

رونہیں وہ جہان کی ہو دو وصول
کہ منزل ہو آسان کونین کی
تو ! اصل مقاصد ہوں سب لا کلام
معروف کا غلغلہ

آغاز کتا

سر ہو زبان ہو میرا
یوں پیہم درود و سلام

وہ کچھ حمد خالق ادا
کہ لاتی ہیں وہ سب آکا پیام

پہر رسالہ مسیح الدجال کا نظر گذرا تو عجب خیالات ہیں معلوم ہوا کہ بعض
ہو مہین یہہ عادت ہے کہ پراگندہ خیالات کو ایسی بدیہی و ثابت سمجھ لیتی ہیں کہ
گویا محتاج دلائل نہیں اگرچہ اس رسالہ کی تین جواب نظر سے اد نہیں وہ نون گذر
چکی ہیں جن دنون یہہ رسالہ چہپا تہا۔ اونمین سے آخر رسالہ استیصال دجال مفصل
مطبوع ہوا ہی اتنی وہ جواب اس سے پہلی اخبار ونمین چہپی۔ ان دو رسایل

یعنی اعجاز قرآن و مسیح الدجال کی خیالات عجیب قسم کی ہین جنکو یاد کرکرکے
مختصر کچھہ عرض کرتا ہون صفحہ ایک سی دس تک جو لکھا ہی اسکا کچھہ بھی
مسلمانونکی ہینن فقط کتاب کی شان بڑہائی ہی - مگر اوسمین یہی لکھا ہی
ہی کہ تیس دجال جو [illegible] کی موافق ہونگی وہ متفرق زمانونمین ہونگی
پہر حضرت مسیح اونکو مار [illegible] و ہلکو الکی کیسی آیتین کی مسلمانونکی
ہان تو یہہ ہی کہ آخر مین بڑا دجال جو نکلیگا اوسی حضرت امام مہدی لڑینگی
اور جناب مسیح اوسی قتل کرینگی خیر یہہ بہی جانی دو دس صفحہ سی اونتیس تک
جو جانور بحری یعنی مسیح دجال و جانور ارضی اوسکو خلیفہ یا جانشین یا [illegible]
ذکر لکھا ہی وہ عجیب و غریب تعبیرات ہین - اوّل تو جانور بحری سی دجال
اعظم مراد لینی بی تلازم ہی دوسری جانور ارضی جو بعد کو نکلا ہی وہ
پہلی جانور بحری کا نایب و خلیفہ نہین ہوسکتا پہلا جانور بحری
کہان گیا جسکا نایب تم فرضی ارضی جانور کو کہتی ہو تمہاری

بہی بحری جانور یعنی دجال اعظم آئندہ آویگا پہر تہا تاکہ ارضی جانور
اسکا خلیفہ و نائب کون ہوا کیونکہ نائب جانشین بعد کو ہوتا ہی نہ
افسوس اس حامی دجال بدخصال کو یہہ بہی نہ سوجہی کہ وہ دجال جو آویگا
تو وہ خدائی کا صریح دعوی کریگا حسب بیان احادیث تمام اسلام
کا مخالف ہوگا جناب عیسی مسیح کا دشمن صاف ہوگا پہلا یہہ اتہام کسی
مسلمان پر کب نہ یا ہی کیونکہ مسلمان تو مدّاح جناب مسیح قائل عبودیت و
رسالت جناب محمد مصطفی ہین لاحول ولا قوۃ پہر قریب قیامت انکا
ظہور غیر مفہوم ہی۔ افسوس مسیح الدجال کی صاحب نہ سمجہی کہ جس صورت
مین مسلمان ہنود دجال کی خدمت کرتی ہین اونکی قاتلون کی تعریف مین مسلمانون
کی زبان خشک ہی تو پہر یہہ ہنود دجال اہل اسلام کی کیسی دوست ہو سکتی ہین
خدا انکا اندہا ہمکو اوسکا دکہی پہلی کیسوقت مین ظہور اسلام پہر
بعد ازان کہان خروج دجال اعظم پہلا اول و آخر کا وہ فرق پہر یہہ

بعد بائیبل کا اول لکھا ہونا۔ پھر اسکی کیا معنی کہ جانور ارضی وجانور بحری
کی تصویر کو بعد مین آنکر پرستش کرائیگا یہان جانور ارضی کی کہان جانور
بحری کی تصویر بنوای ۔ ابھی تو آپکا جانور بحری یعنی دجال اعظم نہ پہلی
پہلی ہی ہی اوسکی تصویر کیسی ۔ حالانکہ حجر اسود کی کوئی صورت نہین فقط
ایک ایسا پتہر کی تصویر ہی جیسی حضرت یعقوبؑ کا تیل ڈالا ہوا پتہر۔
اب بہی کوئی بت ٹہہرادی تو بجا ہی یروسلم مین جو دو قدم سنگین
اور سنگ کرامت متعلق بتاتی ہین اوسی ہنود کچہہ کہنی لگین تو کیا صحیح
اور زیبا ہوگا۔ اس فصل کو صاحب مسیح الدجال کی صفت طول دیکر
کتاب کی صورت بنای ہی ورنہ کوئی نتیجہ مناسب نہین نکلتا محض
اوہام سے مختلف ہین بعد ازان ۱۹ صفحہ سی لیکر ۳۹ صفحہ تک جو بیان ہین
وہ بہی کچہہ لزوم وموافقت عقلی نہین رکہتا ۔ فقط وہمی تکی اور
خیالی تکی ہین ۔ ہر ایک فرقہ ایسی خیالی بلا دیکا سکتا ہی انمین بہی

بہت باتین رومن کیتہلک تو تہر پر اور پروٹسٹنٹ پوپ پر ڈہالتی ہین
اور یہی اِسیطرح ایک دوسری پر بہا سکتی ہین بشرطیکہ کچہہ حیا نہو -
بہلا کہان یہہ مضمون کہ حجر الاسود کی ماننی والی دجال اعظم کو برا جانتی
ہین - اور اہل اسلام اوسی کا ذکر کہا - واجب القتل ٹہرایا - کہان یہہ مطلب
کہ یہہ سنگ سیاہ اوس دجال کی تصویر ہی جو مسلمان پرستش کرواتی ہین
بہلا جسکو کاذب جانتی ہین اور جہوٹا دجال کہتی ہین - پہر اوسکو مانا یا اوسکی تصویر
کا پوجا یا اوسکی ظہور سی پہلی ہی کیسا - اگر یون کہو کہ بموجب مذاق یہود
حجر یعقوب کو جو بیت المقدس مین رکہا ہوا ہی یا حجر الاسود کو تصویر
جناب مسیح کہین تو کیا اونکی زبان پکڑی جاتی ہی یہہ سب باتین جب زیبا ہین
کہ مسلمان دجال اعظم کی تعریف کرتی ہین اور اوسکی قاتل یعنی معاذ اللہ جناب
مسیح کی دشمن ہوتی ہین - اور حجر الاسود کو کسی دجال کی تصویر بتاتی بلکہ
وہ تو حضرت ابراہیم کا لایا ہوا کہتی ہین جیسی سنگ تعمیر یا سنگ یشب

کا خدا جو موافق مکاشفات یوحنا بہشت مین دیکہا - اگر خدانخواستہ مسلمان
دجال اعظم کی پیرو و تابع اور پرستش کرنی والی ہوتی تو بہلا یہہ خطاب
مسیح صادق اور اونکی مادر مریم کو صدیقہ کیون کہتی - اونکی تعریفین خاص کر
قتل مسیح الدجال کی بابت کیون کرتی - آپ ایکطرف سی خیالات خام
کی دیوار آسمان تک بڑہائی لیئی جاتی ہین اور دوسری طرف سی جو وہ
دیوار گرتی ہی اور زمین کی برابر ہوئی جاتی ہی اوسکا کچہہ خیال نہین کہتی
یہہ فصل سیوم مین صفحہ ۳۹ سی پچپن تک جو ریت کی دیوار چنی ہی اوسکا
بہی عجب حال ہی یہہ جو قرار دیا ہی کہ فرقہ یہودی مسیح الدجال کی منتظر
ہی یہہ ہی اونکا اصل منشا نہین گو ہم الزاماً کہین ورنہ دراصل جو وہ موجود
تہی اور مین وہ ایک نبی صادق کی بشارت دیئی گئی ہی یعنی مسیح اور آنحضرت
کی جنہین عیسائیون کی ازراہ چالاکی دو عہدون متفرق سی تعبیر کیا ہی
ہماری حضرت کی بشارت تو اونکو باب اٹہارہ استثنا مین تمثیل موسی سی

وسی گئی جیسی انجیل مین سی سوال کیا گیا کہ کیا تو وہ نبی موعود ہی حیران
باتونکو تو آپ کیون سنینگی مگر ذرا یہود کو تو سمجھائیی کہ اونکی دعوی کی موافق
حضرت مسیح صادق کیونکر اونکی موعود نبی ہوئی حالانکہ اونکی شرطین پوری
کین نہ سلطنت ولوائی نہ تاج سرداری سر پر رکھا۔ معاذ اللہ وہ موافق سفر
پنجم بقول تورات مقتول ہوئی۔ وہ دجال اعظم کو ہرگز اپنا موعود نہین جانتی
بلکہ ہماری نبی تمہارے خدا مسیح کو توبہ توبہ آپکی طرح جہوٹا دجال اور مسیح کہتی
ہین اور تمہاری طرح عجیب خیالات تار عنکبوت کی موافق بنتی ہین اور جیسی آپنی
اِس فصل مین زمین و آسمان کی قلابی بی ربط و ضبط ہر وقت ملائی
اسیطرح وہ دل خوش کرتی ہین۔ اِس فصل مین آپنی مسلمانون کی وہ اقوال
چہوڑ دیئی جو حضرت امام مہدی کی نسبت بشراکت جناب مسیح بیان کیی
ہین بہلا اس صورت موافقت مہدی و مسیح مین مسلمانونکا دجالی ہونا
خود مسلمانون کی زبان سی کیا سنی فصل چہارم مین جو ترتیبی خیالات کی

ایسی فصل ربیع یا موسم بہار ہی کیا غرض کیا جاہئی یا وہی یہودی لڑکی کی
کی کہانی اور تمیم داری نصرانی کی فہمایش سی جو نتیجہ نکالا ہی کہ دجال اعظم
وہی سمجھا گیا اِس فہم کی قربان اگر دجال اعظم وہ ہو تا تو آنحضرت اور اسلام
کو بقول جناب کیا خوف اور کیا نقصان بلکہ اگر اسلام تابع دجال اعظم ہوتا
تو ڈرنیکی کون بات تہی جہاں ہے خوشی و نشاط تہی کہ معاون پیدا ہوا توبہ توبہ نقل کفر
کفر نباشد پہر اوسکی قتل کی تدبیر یعنی چہ ہاں البتہ اس سی اتنی بات بشرط
صحت روایت ثابت ہوتی ہی کہ آنحضرت کو دجال کی کفر و ضلالت کا
یقین کلی تہا اور زمانہ خروج اوس بدذات دجال کا تعین معلوم نہ تہا حتی کہ
یہہ ممکن تہا کہ میری ہی آخر زمانہ میں دجال مردود خروج کری۔ اِس سی
کچہہ نبوت احمدی میں نقصان نہیں آتا ہماری نبی اُمّی نی یہہ کب کہا کہ
میں عالم الغیب ہوں یا مسلمانوں نی آنحضرت کو کب دوسرا انتیسر اخدا بنایا جو
انسانی خواص میں سی اونکی خدائی میں فرق آجاوی۔ واہ۔ کیا ہی

جولان یہہ طبع والا ہی ڈ ایس دیوانہ یہودی بچہ اور تمیم نصرانی کی تصدیق

بیان سی یہہ معلوم ہوا کہ معاذ اللہ آنحضرت کی خدام مین سی بہی کوئی

دجال اعظم کا تابع نہین ہو سکتا چہ جائی کہ خود دجال اعظم بنکر اونی مسلمان

بہی دعوی کری مین تعجب کرتا ہون کہ صاحب مسیح الدجال ایسی

تو ریاضی دان اور استاد المہندسین پہر اوسپر یہہ نتائج اور یہہ تفرعات

آلہی کیا ہوا ڈ پیش و پس کا کچہہ بہی خیال نہین اگر معاذ اللہ خود مسیح دجال

ہونیکا دعوی ہوتا تو یہودی بچہ کی دیوانگی کا کیا ڈر تہا۔ کیون اتنا خوف

کرتی۔ خود ہی تو بیان کیا ہی کہ جناب عیسی مسیح دجال مردود کو قتل کرینگی

اسقدر اور عرض کرتا ہون کہ صاحب رسالہ جو کتب اسلامیہ سی احادیث

نقل و سند کیا کرتی ہین سو اونکو اطلاع ہو کہ بغیر تحقیق و تنقیح بموافق کتب

حال ان باتونکی تصحیح عند الاسلام نہین ہوتی۔ فقط نقل عبارت ہی کافی

نہین مسلمان بدت ہوئی پہلی ہی ... اس جماعت سی علیحدہ ہو گئی

ہم ان کل احادیث کو مشل یہود و نصاریٰ کی بموجب وحی نہیں مانتی
- اور بالکل بغیر قواعد اصول صحیح نہیں جانتی - پہر جو فصل پنجم آخری
لکہی ہی وہ دوبارہ باقرار خود اسی فصل کو مکرر بطور شرح یا اجلا بیان
کیا ہی چونکہ یہہ اوہام پراگندہ مصنف صاحب سی بہی جمع نہیں ہو سکتی
لہذا کبہی انکو بطرز فہرست وار گاہی بعنوان متن اور آخر کو بصورت اجلا
بار بار لکہتی ہیں کیونکہ کاغذ روشنائی مفت و ارزان ہی اب وہ بات
کہ جسکو صاحب رسالہ بڑی اپنی ہوشیاری سمجہتی ہیں وہ یہہ ہی کہ یہودی
جسکی منتظر تہیان مسیح بن داؤد ہیں وہ حقیقت میں مسیح دجال ظاہر
ہوگا جو یہودیونکا وعدہ سلطنت پورا کریگا یعنی جو حضرت نبی اسلام
نے کہا ہیے کہ جسکی تم لعنۃ مسیح یعنی جناب بن مریم در اصل اللہ کیطرف
سے موعود ہو وہ نبی میں ہوں اس سی ہرگز نہیں لاتے تم آیا کہ معاذ اللہ
گویا میں وہ دجال ہوں جو ہماری نزدیک آیندہ تم یہودیونکا بادشاہ

دنیا وہی گمراہ کرنیوالا ہوگا بلکہ اسکا یہہ مطلب تہا کہ جسطرح مسیح بن
داؤد حقیقی موعود تمہارا ہوچکا اور تم کمبخت ویسی نہیں مانتی اسیطرح
مین تمہارا ایک نبی بشارت دادہ ہون تم مانو یا نہ مانو آخر کو تمہاری طبیعت
کی موافق وہ بہی دجال آویگا جسی تم اپنی مطلب کی موافق سمجہو گی تو
آپنی اس بات کو ایسا غلط ملط کیا ہی گویا غریب عیسائی اور جاہل مسلمانونکو
دہوکا دینا چاہا ہی دجال کا بہی بیان کرنا اور حضرت مسیح کی بہی صحیح
گواہی دینی اور پہر آپکا یہہ کہنا کہ جسکی تم تابع ہوگی وہ دجال اعظم نعوذ باللہ
مین ہون اسکی کیا معنی ہوئی۔ کیا طبیعت کا الٹ پہیر ہی۔ اجی
جناب عیسائی و مسلمانون کا مطلب تو صاف ظاہر یہہ ہی کہ موسائی یہود
جو مسیح بن مریم کو نہ مانی اور پہر نبی اسلام کو جسکا وعدہ تمثیل موسی کے
ساتہہ تہا اوسی صحیح نجانی حالانکہ یہہ دونو سچی موعود تہی لہذا اب وہ ان
دونون کی بعد مسیح دجال کی آنی سی اپنی آرزو پوری کرینگی اور ارادہ

ضلالت یہہ جانینگی کہ یہہ یعنی مسیح دجّال اعظم ہمارا مسیح بن داؤد آیا
کہ ہماری بادشاہی کو پھیریگا آخر جناب مسیح ؑ و امام مہدی اوسکو اور
اوسکی امّت کو قتل و غارت کرینگی۔ عوض جناب مسیح اور اونکی تابعان صحیح
اور احمد فارقلیط اور اونکی امّت کا صحیح چولی دامن کا سا ساتھہ ہی خواہ
ازراہ نفاق وہ راہ افتراق پر چلین یا ازروی وفاق سوچ سمجھکر
طریقہ اتفاق پر آوین۔ اگر کوئی مسلمان دجّال جھوٹا بڑا ہوتا تو کیون وہ
جناب مسیح کو اچھا کہتا کیون نزول عیسوی کی آرزو کرتا کیون یہودیون
سی لڑتا کیون یہود و بیہودہ کو بد دعا دیتا۔ اس فصل کی آخر مین جو صاحب
مسیح الدجال نی باتین بنائی ہین کہ فلان فلان سبب سی یہود دینہ
نی نبی اسلام کی تصدیق کی یہہ تعصب قلبی سی بہلا شرع نبوت سے
بلکہ باقرار اعجاز قرآن اوس سی بہی پہلی آنحضرت ؐ عیسائیون سی
میل جول رکھتی رہی اور قبل ہجرت حضرت جعفر طیار نی حبشہ مین

جا کر نجاشی بادشاہ نصرانی کی روبرو سورہ مریم پڑہی جس مین جناب
مسیح بن مریم اور بنت عمران وغیرہ کی تعریف ہی اور جناب مسیح
کو کلمۃ اللہ و روح اللہ و وجیہہ عند اللہ غرض سب کچہہ سوائی الوہیت کہا
ہی اور یہود کو طرح طرح سی الزام واجب دیا ہی - پہر یہود سی کون امید
دنیا دی باقی رہی تہی - صاف کہہ دیا گیا تہا کہ یہود مسلمانون کی قوی
شدید دشمن ہین اور عیسائی مسلمانونکی بڑی دوست اور اقرب محبت
ہین ہین پہر یہودی مدینہ سی مذہبی راہ و رسم رکہنا و سلوک بیجا یعنی
چہ بیہ بالکل ایک طرفی خیالات ہین - خوش اعتقاد لوگ ہر ایک مذہب
کی ایسی ہی ہوتی ہین کہ اپنی نبی کو تو پورا تولتی ہین اور غیرونکی نبی کو غلط
تراز و رکہتی ہین یہہ جو لکہا ہی کہ اسلام چونکہ بیت المقدس کیطرف
تہا پہر ٹہیک کیسا ہی ہوا یہود مدینہ اوسی خوش ہوی اور نبی مان گئی کیا
خوب خیال ہی بہلا جب مسیح بن مریم کو موعود صحیح اونکا بنادیا

کہ فی الحقیقت ایک موعود اوّل بنام مسیح بن داؤد یہودیوں کی حقیقت
حضرت عیسیٰ تھی اور فرمادیا کہ وہ پاک پیدایش ہیں اور اونکی والدہ صدیقہ
ہیں اور یہود اونکی ہتک کر گمراہ ہیں چنانچہ سورۂ مریم و سورۂ آل عمران سی
ظاہر ہی چونکہ یہ نازل ہوئیں تو یہود ہی فقط بیت المقدس کیطرف مسلمانون
کی نماز سی کیا خوش ہوتی اور آنحضرت نی کبھی یہہ کسی یہودی سی نہین
کہا کہ جو مسیح بن داؤد تمہاری پاس نبی ہوکر آنی والا ہی یا جسکی تم اس نام
سی منتظر ہو وہ مین ہون یہہ اور بات ہی کہ جس نبی کی تم منتظر موعود
ہو وہ پیغمبر خدا مین ہون یہہ پیغمبر دوسرا موعود فی الحقیقت اونکی لئی
تھا جو قتل ہوسی یا وہ نبی یا فارقلیط کتب سابقہ مین کہا گیا تھا یہہ عجیب
بات ہی کہ تصدیق تو جناب مسیح بن مریم کی بھی کی ہوا ور یہہ بھی کہا کہ یہود
نی برا کیا جو اونکو نہ مانا پھر اوسی مسیح بن داؤد کا آپ دعویٰ کرتی یا
معاذ اللہ حقیقی دجال اعظم قرار پاتی اور پھر کہتی کہ دجال کو مسیح

بن مریم قتل کرینگی اور پہر خود دیوانہ یہودی بہی اُسی آیت میں رکے گیا۔

عجیب باتیں ہیں کہ دونوں کو ہی ہنساتی ہیں۔ یہودیوں کو مسیح بن داؤد

کا وعدہ اور یہی جو مسیح بن مریم پر پورا ہوگیا اور اوس نبی مثل

موسیٰ کا وعدہ اور بشارت دیگر۔ جسکا حضرت نے دعویٰ فرمایا اور

دجال ہر دو ہندو قوم مسلمان آور یہی۔ جو عیسائی و مسلمانوں کے نزدیک

پیشوائی گمراہان ہوگا جو یہود کی بشارت کی موافق ہوگا۔ در حالیکہ

مسیح بن داؤد یا ابن مریم کا نزول ثانی بصورت جلالی اوسی

دجال کی قتل کیواسطے ہوگا۔ ان تین چار باتوں میں کچھ بہی اتحاد و

توافق و تلازم باہم نہیں فقط یونہیں لیپی سی چیپاں لگا ئیں ہیں انصاف

ہو تو خود اس رسالہ کی تردید چہپوا ئیں۔ گریہہ فرشتوں کی باتیں ہیں کہ

اقرار خطاکریں۔ تثلیث کی امکان میں جو لکہا ہی پہلی وہ صحیح طور پر

غیر محرف آیات سے سمجہی ثابت کریں کہ آسمان میں فلان فلان

آیت سی بالتصریح تثلیث ثابت ہی تب ہم آپکی عقلی کیفیت
سمجہہ سکینگی لیکن اگر اون آیات بائبل مین ہماری بائبل مروج یاو
دل چسپ و خاطر نشین ہوگی تو اس آپکی ہمہ کی حاجت اور اس
نازک خیالی کی احتیاج ہرگز نہ ہوگی اوّل دیوار خشتی پہر نقش نگار
کیجئی - اگر تثلیث ماننی کی تکلیف ایجاد عیسائیان رومن کیتہلک
وغیرہ نہوتی اور الہامی انجیل مین اوسکی تصریح موجود ہوتی تو ضرور
اصل اصول مسئلہ کا انکار کوئی فرقہ انجیلی نکرتا حالانکہ فرقہ یونی ٹیرین
یعنی توحیدئی بالکل اسکی منکر ہین - اور تمام رومن کیتہلک بلکہ اپنی
بہائی پروٹسٹنٹ کی بہی اسمین تکذیب کرتی ہین اور اس فقرہ انجیل
ہو تو ایجاد بتاتی ہین کہ تین ہین جو آسمان پر ہین اور تین جو زمین پر
ہین چنانچہ مرزاپور کی چہپی ہوئی بائبل مین مصرح ہی کہ یہہ فقرہ
پرانی کتابون مین نہین پایا جاتا یہہ اقرار پروٹسٹنٹ پادریون کا ہی

جس سے ایک بڑا مسئلہ اصل اصول بلکہ عمدہ اول عیسائیون
کا باطل ہوتا ہے تعجب ہے کہ توحید خدا ایسا تو بڑا ضروری مسئلہ
پہر اونہین عیسائیون کی نزدیک یہہ تفریق و تاویل کہ جس سے توحید
تیر ا تین ہو گئی - پھر تورات مین اوسکا کہین ذکر نہین کسی امت
کو اوسکی خبر نہین - حضرت مسیح نے خود ایک خدا بتایا اوسی کو
سجدہ کیا - فرمایا مجھے اچہا مت کہو اچہا وہی ایک ہے غرض جا بجا
اپنی عبودیت اور خدا کی معبودیت و الوہیت اقوال و افعال سے ظاہر
فرمائی - اس پر تو عیسائیون کو نظر نہو اور فقط ایک جملے نے یعنی
تثلیث پر جو باقرار پادری فانڈر صاحب اجتہادی بات ہے اس قدر
اعتقاد ہے کہ تاویلات مشکلہ کرتے ہین اور اپنی ذہن نشین فقرات
انجیل مین سے یہ ہے صاف معانی جو تمام انجیل مین درست ہوتے ہین
اور تمام کتب مذہبی مین ایسے مجازی معنی مروج ہین اول صاف

معانی سے دست بردار ہوتے ہیں بنیاد تو درست ہے نہیں کیفیت
تمثیلات تثلیث بیان کرنا چاہتے ہیں۔ نیت درست ہو تو انصاف
ممکن ہے افسوس۔ ہزار ہا قدیمی عیسائی تو تثلیث کو سمجھتے ہی
نہیں ہماری استر اوسے بمقابلہ اہل توحید ثابت کرنیکا ارادہ کرتے
ہیں مدعی سست گواہ چست۔ بعض عیسائی چلکر مسلمانونکو
الزام حجر اسود کا دیا کرتے ہیں کہ مسلمان بھی بت پرست ہیں چونکہ
صاحب مسیح الدجال نے بھی یہہ تعرض کیا ہے لہذا یہان اسکا مختصر
جواب واضح لکھا جاتا ہے پوشیدہ نرہے کہ حجر اسود جو ستون کعبہ مین
لگا ہوا ہے اوس مین کچھہ نقش و صورت نہین اور نہ اوسکو مسلمان
کسی خدا و رسول کی تصویر سمجھتے ہین بلکہ بوسہ دیتے وقت خدا ے
واحد کی گواہی دیتے ہین اور کلمہ شہادت پڑھتے ہین۔ اور یہہ بوسہ
حجر اسود یا اشارہ تو بہت طواف حج صرف بحکم خدا ہے ورنہ خود

صحابہ سی منقول ہی کہ ہم تجھکو ای سنگ سیاہ معبود نہین جانتی
فقط حکم بجا لاتی ہین جیسا کعبہ کیطرف کو تمام مسلمان اور بیت المقدس
کیطرف یہود و عیسائی نماز پڑہتی ہین لیکن ان مقامات کو معبود
نہین سمجہتی بلکہ معبود وہی ہی جو حقیقی مسجود ہی سورۂ بقر تحویل قبلہ کا
جہان ذکر ہی اس مضمون کو دیکہو کہ خدا ہر طرف ہی مگر ایکطرف بیت المقدس
یا کعبہ کیطرف جو منہہ کیا جاتا ہی یہہ حکم خدا کی بجا آوری ہی اسیطرح
خدا نی آدم کو سجدۂ تعظیمی کرایا تہا ۔ اور سب فرشتونکو حکم کیا تہا
کہ آدم کو سجدہ کرین ۔ اوسی اختیار تہا اور ہی ۔ پس اوسکی حکم کا بجا لانا
فرض ہی ورنہ شیطان کیطرح مردود ہوگا ایسی ہی اللہ تعالی نی اپنی حکم
قرآن شریف مین والدین کی تعظیم و تکریم کا حکم دیا ہی پس اگر مسلمان
ان حکمونکو مانین تو وہ سنگ پرست و آدم پرست و والدین پرست کا نام
پا نہین سکتی ہین کیا اونکو مشرک کہین گی یا اون پر کافر بت پرست کا الزام

لگا سکتی ہین حقیقت مین یہہ عیسائی آخر کو جلی دلکی بہبودی ہو رہے
ہین - کیا کہین اگر ہو نہہ اور ذرا جلتی تو ضرور وہ اس تثلیث کی بہی
اصلاح کرتی سیہہ ہہ کفارہ کی بہی فکر آسان تہی حضرت حجر اسود کی
پرستش کا ناحق الزام تو جب مسلمانون کی ذمہ ہو سکتا تہا کہ کہین فاتحہ درود وغیرہ
بہی ہمارا تعقیب مین حجر اسود کا ذکر یہہ ہوتا تہی یا اس سے دعا مانگی
یا وسیلہ حاجت روائی کا ٹہیراتی اگر حجر اسود مسلمانونکا رکن مذہب ہوتا
تو ضرور قرآن شریف مین اوسکا کچہہ تو ذکر ہوتا حالانکہ نام بہی نہین
یہہ تبرک ابراہیمی یادگار ہی اور اوسکا بوسہ یا اوسکی طرف اشارہ بہی
اسی غرض سی ہوتا ہی جیسی بیت المقدس مین سینکڑون مصنوعی
تبرکات بزرگونکی نام سی ہوئی ہین بہشت کی زینہ کی سنگ
بہی موجود ہین جسکی زیارت ہمیشہ ہوتی ہی - بیت المقدس کا حجر
متعلق و حجر مریم وغیرہ اوسکو بہی بوسہ و تصویر پرست کہین تو کیا زبان

پکڑی جا سکتی ہی ثؤ تو

فیصلہ عیسائیان و اہل اسلام

خداوندو فرقون کا اصل مین واحد ہی اور تثلیث حقیقت مین غلطی ہی
یا بطور مجاز یہہ کہو کہ چونکہ خدا و حضرت عیسیٰ و روح القدس کا ایک حکم و
منشا ہی مطلب ہی گویا یہہ تینون سب موافق اور باہم ایک مین
دوئی و جدائی نہین جیسا شیعہ کہتی ہین نبی اور علی مین جدائی نہین
کسی بات کی وہان سمائی نہین ۔ ورنہ حقیقی طور پر کسیطرح ممکن نہین
کہ توحید و تثلیث جمع ہو سکین آئندہ جو کوئی توحید فی التثلیث پر زیادہ
اصرار کریگا وہ پشیمان ہوگا ۔ اور مسلمانون کی رو برو اُنکی حماقت زیادہ
ظاہر ہوگی ۔ اسلئی یونی ٹیرین کی قدر مسلمانون کی نزدیک بہت
زیادہ ہی اور عیسیٰ کی فرزند خدا ہونیکی بہی تاویل بطور مجاز خوب ہی
یعنی جناب مسیح کو فرزند مجازی یا ولی خدا کا بتا دین کہ وہ بندہ

محبوب ترین ہی اور سب اولاد خدا یعنی انبیا و حواریین سی افضل ہی
لیکن ہرگز حقیقی پسر خدا کا نہ تہا دین کیونکہ اسکو ماننی والا سوائی یورپ
کی اور کہین کوئی آدمی نہین - کسی بات سی ہرگز ثابت نہین ہوتا
کہ خدا نی خود شکم مریمؑ مین جنم لیا - اور تینتیس ۳۳ سال تک وہ عمر بہی رہا
بعد ازان فقط دو تین سال رسالت و نبوت کی - غرض جسقدر چاہیئی
جناب مسیح و حضرت مریم کو عیسائی لوگ بڑہا دین اور بڑا کہین اور
بزرگ جانین لیکن انصاف یہہ ہی کہ وہ ہرگز خدائی حقیقی نہین -
نہ خداوند حقیقی کی حقیقی و اصلی فرزند - اور نہ جناب مریم خاتون
جو مادر مسیحؑ ہین معاذ اللہ خداوند تعالی کی حقیقی بیوی و اصلی جورو
اب رہا کفارہ اوسکی یہہ معنی سمجہنی چاہئین کہ مصائب و تکالیف
جناب مسیح سبب حصول سفارش ہی و باعث نجات مومنین بشرط
شفاعت حیات روح اللہؑ ہو گی بس اسی کفارہ بندگان قرار

دیا ہی البتہ اسصورتمین کچہہ خرابی ہوگی وجا بی اعتراض نہین
اعتقادات کا توجلو فیصلہ ہوا ۔ اب رہا یہہ کہ عیسائی شراب خنزیر
کہاتی ہین اور جائز سمجہتی ہین یہہ اونکی ملک کا رواج ہی وہان
سرد ملک ہین ان دونونکا ضرر فائدہ کی اوپر غالب نہین وہ جانو
مگر بہتر یہہ ہی کہ موافق تورات کی حرام سمجہین اور مباح نہ جانین آیندہ
انہین اختیار ہی یون تو بعض مسلمان بہی شراب پیتی ہین مگر حرام
جانتی ہین اور خنزیر نہین تو خرگوش دبی فلس مچہلی کہاتی ہین حالانکہ
دونو جانورونکی نجاست ایک ہی توراتمین صریح موجود ہی اور
ناسخ قرآن شریف مین موجود نہین بلکہ جس آیہ قرانی مین لحم خنزیر
و لحم میتہ کو حرام بتایا ہی اسمین حرمت خون کا بہی ذکر ہی بعض کہہ
سکتی ہین کہ حرمت خونمین ارنب یعنی خرگوش جیسی ہندیمین سسا
کہتی ہین وہ بہی آگیا کہ آخر وہ ہوتی ہوتی خون ہوجاتا ہی یا یون

حیض مثل عورت کی اوسی ہموار آتا ہی - غرض یہہ اجتہادات
ہیں یہ چار نکاح ہو بہتر و مناسب انسب بعدل از روی قران بہ نص
بہی ایک ہی نکاح ہی چاہیئی کہ خوب سوچ سمجھکر دیکہہ بہالکر ایک ہی
نکاح کری کہ جیتی جی ایک بیوی کی دوسری زوجہ کی حاجت اپنی
طرفسی نہو - اوربی ضرورت دوسری تیسری بیاہ سے آپ خاص کر ہندمین کری
پسارہی عمر تلخیان و جنجال ہی - آنحضرت و جناب امیر المؤمنین
علی مرتضی نی بہی پہلی زوجہ کی جیتی جی کوئی دوسری بیوی نہین کی
اور بعد ازان جو کی تو واسطہ تعیش کی نہین کی بلکہ از راہ ترحم یا واسطہ
اولاد کی نکاح کئی لیکن کسیکو ناخوش نہین ہونی دیا کہ کبہی کسیطرح اونکی
ناخوشی بحالت زندگی خاوند یا بعد کو بہی ظاہر نہین ہوئی جبکہ حسب
شریعت موافق مرضی طرفین نکاح بقبولیت جانبین ہو اگر نکاح تو طلاق
کی حاجت بہی بہت کم ہو گی پس اگر شاذ و نادر ہو بہی تو درصورت

تراضی طرفین یا ادای حقوق زوجہ بطور خلع طلاق دینا کچھ ظلم
نہیں تورات سے مطلق جواز ثابت ہوتا ہے جیسے تعدد ازدواج
کتب سابقہ سے روشن ہے مگر وہ طلاق کہ خلاف رضامندی زوجہ
بلا قصور زنا مسلمانوں میں بہی اچہی نہیں بنی اسلام نے ایسی طلاق و نہی
سے اپنی ناراضی ظاہر فرمائی اور طلاق بغیر خوشی زن کو ابغض
مباحات آنحضرت کے نزدیک ہے - قرآن تفسیر میں صلح خیر کا اول
حکم ہے بعد ازان ناچار کو بخوف ضرر طرفین طلاق کو بتایا ہے تاکہ
عورت معلق ادہر مین نہ چہوڑی جاوے اور طرفین مین سے کسیکی بہی
راہ نہ ماری جاوے - جیسے اکثر بیچارہ عیسائی تکلیف اوٹہاتی ہیں
اولاد سے محروم رہتی ہیں - خیر رواج کو بڑا دخل ہے لیکن
نہیں کہ عام مسلمانوں میں تعدد ازدواج و جنگ مذہبی و غلام بنا لینے کا
ایسا بیجا دستور ہو گیا تہا کہ جنکی ظلم ہونے میں کچھ شک نہیں اور نہایت

نے اسے ایسا اسلام میں جاری در وا کیا تھا کہ گویا اسلام کو وسیلہ
ظلم کا ٹھہرایا تھا۔ غلام و لونڈی بنانے سے انکے گھر تباہ و خراب ہوتے
زوجاؤں اور بیبیوں کی عزت و حاجت ہوتی ہیں نیز باندی غلاموں کی
بہت کم ہوئی لوٹ قوم کی عادت ہو گئی افسوس جو زہر کہ بطور دوا کے
بوقت اشد ضرورت خرید و فروخت ہوتا ہے وہ بلا شرط لیے رک و
ٹوک عام طور پر علانیہ بے حجاب لیا دیا جانے لگا اسکو خوب عیسائیوں
نے اسے پرہیز سے بند کیا کہ زمانہ زدہ پستی کا ہے اور نفس انسانی ایسے
ویسے اور اسے قید کو بوقت خواہش شیطانی نہیں مانتا۔ ہر چند کہ نبی
اسلام نے تعداد ازدواج کو کم کیا اور ترغیب کو بھی چند شرط لگا کر
بہت بند کرنا چاہا مگر آخر کو نفس امارت نے مسلمانوں کو ایسا دائرہ وسیع
دکھلایا کہ اکثر نے خواہش نفسانی حد سے باہر ہو گئی۔ چار نکاح کی جگہ
سینکڑوں عورتیں بطور نکاح و بنیک اب تک گھر میں ڈالتی رہی

اور ہفت بی لحاظ شروط صحیحہ تمام نہاد جہاد فسادات کرتی
رہتی حالانکہ جابجا فساد و تعدی کی مذہب قرآن شریف مین موجود
ہی و الفساد اشد من القتل - آیا ہی - اور اگرچہ آزادی غلامان
مین مذہب اسلام نی بہت کچہہ سعی کی - بہت بہت شروط اونکی
آسایش پرورش کی مقرر رکہی آخر یہہ کہ اونکو بمنزلہ اولاد کی رکہنا
بتایا - آپ بہی غلام وغیرہ کو آزاد کر دیا مگر وہ سجاتہ خدمت برکت
سے جدا ہوا پہر اپنی وطن شام سی اوٹہا چلا آیا - زید کو اپنی رشتہ دار
زینب کا نکاح کرا دیا پہر جب زید اوس سی ناخوش ہوا تو اول طرفین
مین موافقت چاہی اور زید کو طلاق سی منع کیا - آخر جب وسنی رنجیدہ
طلاق بخوشی خاطر خود دیدی تب وہ بار ضرر بحکم قضا و قدر اپنی ذمہ رکہہ
لیا اگرچہ حسب ظاہر طعن بت پرستان سی شرم آتی لیکن حکم خدا سی
وہ دنیاوی ندامت گوارا کی تاکہ منہہ بولی فرزندونکی ازدواج سی

نکاح جائز سمجھا جاوی اور جرح واقع ہو حالانکہ آنحضرت صلعم کی بابت آٹھ
ازواج اسوقت موجود تھیں خصوصاً بی بی عائشہ وغیرہ۔ اور اگر ایسا ہی
خیال خدانخواستہ اُس ضعیفی میں ہوتا تو کیا اور اچھی اچھی جوروان موجود
ہو سکتیں نہیں یہہ تہمت غلط محض بیجا خیال ہی رہا نماز و روزہ
سو وہ کسی عیسائی یا مسلمان کا اصل میں صحیح صحیح مفید ہوتی ہی الا شاذ
نہیں ۔ خواہ گرجا میں جاتی ہیں یا مسجد میں ۔ اثر صحیح و عمل حقیقی
کسی میں نہیں فقط لکیر کی فقیر ہیں ۔ عبادت ہی تو فقط زبانی ؛
اور رکوع سجدہ ہی تو فقط نشست و برخاست ؛ مسلمان تو اکثر نماز
و قرآن کی سرسری معانی نہیں جانتی صرف الفاظ ہی کا شوق ہی ۔ تو
عیسائی البتہ ترجمہ نماز کا اپنی ویسی زبان میں سمجھتی ہیں ۔ مسلمانوں
میں بھی امام ابو حنیفہ صاحب نے بھی ترجمہ قرآن کو نماز میں جائز البتہ
رکھا تھا ۔ لیکن مسلمانوں نی اونکی رائی کو ایسا پہیر اکہ اونہوں نی بہی

فتوی سے رجوع کی مسلمانونکو نص قرآن کی حفاظت الفاظ بہت
منظور رہی ہے بخلاف عیسائیان کہ اونکی اصل انجیل عبرانی ہے
بطفیل ترجمہ یونانی مفقود ہوگئی عیسائیونمین ترجمونکا ایسا رواج
ہوا کہ ترجمات ہی بجاے اصل قایم مختلف طور پر ہوگئی مسلمان الفاظ
وحی قرانی پر دیدہ دوختہ رہی اور عیسائی ترجمون پر بال و پر سوختہ ہوگئی
اب خداوند تعالی سب پر رحم کری۔ کیا اچھا ہو کہ ہندوستان کی کہیت
مین جہان انکا موقع رہنی کا ہوا ہی انکا انصاف و فیصلہ بھی ہو جاوے

(س) مین نی سنا ہی کہ آپ ہر ایک فرقہ کی کسی کسی بات کو بہ نسبت
ایک دوسری کی صحیح و غلط جانتی ہین تو مین پوچھتا ہون کہ ہمارا نصاری کا
کونسا مسئلہ بہ نسبت مسلمانون کی صحیح ہی کہ مسلمان اسمین غلطی کرتی ہون

(ج) البتہ ایسا ہی ہی اکثر مسلمان جسطرح انبیاء کو معصوم گناہ ہون
سی پاک و صاف سمجھتی ہین ایسا نہین بلکہ کسیقدر خطا لغزش انبیا کی

سوائی جناب مسیح کتب آسمانی سی ثابت ہین ہان احکام الہی و
الہام ربانی ہین پیغمبر فقط محفوظ ہین - اور بہت باتون مین تمثیلات
عیسائیون کی مناسبت درست ہین خصوصاً مشہور ہی جیسا عیسائیون
مین ہی ایسا کم ہی (س) بہلا ہنود مین کیا بات اچھی ہی (ج)
بہت باتین انمین بہی مخصوص اچھی ہین - مثلاً نرمی طبع وغیرہ ہنود
کی مشہور و مندرج کتب قدیمہ ہی اسلیئی رحم و مہربانی انکین زیادہ
ہونی چاہیئی غرض پانچون انگلیان برابر نہین تحقیق و تنقیح و تمیز پر
ضرور ہی ۞ دعا ہر طالب حق از حق درکار ۞

۞ انصاف ہو تو جانو کہ سچ کیا ہی ہو گٹا ۞
۞ یون تو لکہا ہوا ہی سبہی کچہ کتاب مین ۞

بحمد اللہ کہ از توفیق بیکیش ۞ ۞ ۞ جواب راجحند گشت مطبوع ۞

خدا تعالی ہماری دانا پادریکو بہی اعتدال و میانہ
روی عطا فرماوی آمین ثم آمین

فقط

بقلم سید تفضل حسین کاتب مطبع [illegible]

[illegible]

Date	No.